تعارف و تبصرہ کتب

نام کتاب : اسلامی نظام حکومت --- نظریہ اور عمل

مصنفہ : پروفیسر راشدہ شعیب

ناشر : بک پروموٹرز۔ اسلام آباد

سن اشاعت : ۱۹۹۵ء

صفحات : ۱۹۶

قیمت : درج نہیں

تبصرہ : کرنل غلام سرور ☆

پروفیسر راشدہ شعیب نے زیر نظر کتاب "اسلامی نظام حکومت --- نظریہ اور عمل" میں اسلامی ریاست کی اساس اور اس کے بنیادی اصولوں پر سیر حاصل بحث کی ہے اور ہیئت حا کمہ کے تصور کو اپنی تحقیق کا موضوع بنایا ہے۔ اسلام میں حاکیت کا تصور، سیکولر ریاستوں میں مروجہ تصور سے متصادم ہے اور دونوں کے مابین کوئی قدر مشترک نہیں۔ فاضل مصنفہ نے اس ضمن میں اسلام کے تصور جمہوریت اور اس کے عناصر ترکیبی کو پوری شرح و بسط سے بیان کیا ہے۔ مصنفہ درست فرماتی ہیں کہ اسلام ایک جامع اور ہمہ گیر دین کا نام ہے یہ زندگی کے ہر گوشے پر محیط ہے۔ اس تناظر میں، اسلامی ریاست کے قیام اور اس کے سیاسی اداروں کی تشکیل، انھی حدود کے اندر ہی سرانجام پا سکتی ہے، جنہیں قرآن نے متعین کر دیا ہو۔ اس ضمن میں یہ امر قابل توجہ ہے کہ اسلام میں جمہوری سوچ کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ اسلامی ریاست کے بنیادی اصولوں کا جائزہ لینے کے بعد یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ ان اصولوں کی پاسداری کے بغیر اسلامی ریاست کا تصور ہی ناممکن ہے۔ اسلامی ریاست کے قیام کا بنیادی مقصد ہی یہ ہے کہ انسانیت کو بام عروج پر پہنچایا جائے اور عدل کے اجتماعی نظام کو جاری و ساری کیا جائے، تاکہ سماجی فلاح و بہبود کی ضمانت دی جاسکے۔ حقیقت یہ ہے کہ اسلامی ریاست کی بنیاد ہی ایک ایسے نظام پر رکھی

☆ کرنل غلام سرور سابق لائبریری افسر، نیشنل ڈیفنس کالج، راولپنڈی

گئی ہے جس کا مقصد وحید اس عالم کی بقا' انسانیت کی بقا اور عزت نفس کی بقا کی ضمانت دینا ہے۔

پروفیسر راشدہ شعیب صاحبہ نے اپنی اس کتاب میں اس تعریف کو صراحت کے ساتھ بیان کیا ہے کہ اسلام میں اقتدار کا منبع اہل ایمان ہیں۔ ان اہل ایمان کی رائے سے ہی خلافت کا تصور' حقیقت کے روپ میں ڈھل جاتا ہے۔ ملت اسلامیہ کو اللہ تعالیٰ کی جانب سے یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ اسلامی اصولوں کی روشنی میں کسی صالح فرد کو اپنا خلیفہ مقرر کرے۔ مملکت کے اس سربراہ پر لازم ہوگا کہ وہ حدود کے اندر رہ کر اپنے فرائض منصبی سے عہدہ برآ ہو۔ ان قوانین میں سر مو انحراف کرنا بھی اس کے اختیار میں نہ ہوگا۔ اسے یہ حقیقت ہمیشہ پیش نظر رکھنی ہوگی کہ یہ دنیوی اقتدار' محض چند روزہ ہے اور اللہ تعالیٰ کی عطا کی ہوئی امانت ہے۔ اسلام میں حاکمیت کا تصور محض نیابتی ہے۔ اصل حاکمیت تو اللہ تعالیٰ کے لئے مختص ہے۔

اوپر بیان کئے گئے کلیے کی رو سے خلافت صالحہ میں اس امر کا خیال رکھا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احکام کی پوری طرح بجا آوری کی جائے اور کوئی کام اس کی رضا کے بغیر نہ کیا جائے۔ اس کے برعکس' ملوکیت کے دور میں "بادشاہ لوگ" سیاسی اغراض کے لئے اللہ کے احکام کو پس پشت ڈال کر ایسے قوانین وضع کر لیتے ہیں' جو ان کے اقتدار کو طول دینے کا موجب بن سکیں۔ یہ طرز عمل' اسلامی تعلیمات کے یکسر منافی ہے اور اسی تصور ملوکیت نے اسلام کے تصور خلافت کو مسخ کر کے رکھ دیا ہے۔

اسلامی نظام حکومت کی سب سے بنیادی بات اللہ تعالیٰ کی حاکمیت ہے' جس کا مقصد انسانوں کے حقوق کو تحفظ فراہم کرنا ہے اور انسان پر انسان کی حاکمیت کے گمراہ کن تصور کو ملیامیٹ کرنا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسلامی مملکت کا استحکام' درحقیقت اللہ تعالیٰ کی حاکمیت کو تسلیم کرنے میں مضمر ہے۔

دوسری اہم بات خلیفہ وقت کی تقرری سے متعلق ہے۔ یہ تقرر من جانب اللہ نہیں ہوتا' بلکہ عوام اپنے درمیان میں سے متقی اور پرہیزگار انسان کو منتخب کرتے ہیں۔ خلافت راشدہ میں خلیفہ کے انتخاب سے متعلق یہی اصول کار فرما تھا اور خلیفہ وقت کو اس بات کا کلی احساس تھا کہ اسلامی ریاست میں جبر و استبداد کی قطعاً کوئی گنجائش نہیں۔ اس کے برعکس حاکم وقت پر یہ پابندی عائد کر دی گئی تھی کہ وہ مملکت کے معاملات باہمی مشاورت سے طے کریں۔

اسلامی نظام حکومت میں یہ بات واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو جو حقوق عطا فرمائے ہیں۔ وہ غیر متبدل نوعیت کے ہیں اور ان میں کسی قسم کی کوئی تخفیف یا اضافہ نہیں کیا جا سکتا۔ اسلام نے انسانی حقوق کو بنیادی حیثیت دے کر ان کی اس طرح پاسداری کی ہے کہ عوام' آزادی کے ساتھ ان حقوق کو استعمال کر سکیں' اور انسانیت اپنے ارتقاء کے لئے ان سے پوری طرح بہرہ ور ہو سکے۔

ہمارا ایمان ہے کہ اس پر آشوب دور میں' درد سے کراہتی ہوئی انسانیت صرف اسی شکل میں سکھ کا سانس لے سکتی ہے' جب اسے یقین ہو جائے کہ معاشرے کی بنیاد عدل و انصاف پر قائم ہے اور یہ کہ اس کے حقوق' اسلامی ریاست میں پوری طرح محفوظ ہیں۔ یہی جمہوری روح' اسلامی حکومت کی اصل پہچان ہے اور آج بے چین انسانیت' اسی روح کی تلاش میں سرگرداں ہے۔

فاضل مصنفہ کی یہ تحقیقی کاوش قابل تحسین ہے۔ امید ہے' اہل فکرو نظر اس سے بھرپور رہنمائی حاصل کریں گے۔